www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

پروگرام بہبود آبادی

چند دن قبل وطنِ عزیز پاکستان میں مغربی ممالک کی دیکھا دیکھی "عالمی یوم آبادی" بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ اس دن کی تشہیر اور اس کو موثر بنانے کے لئے حکومت نے تمام ذرائع ابلاغ پر اس کی بھرپور تشہیر کی۔ اور اس موقعہ پر خصوصی اہتمام سے صدرِ پاکستان وزیر اعظم، چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ اور دیگر وزراء و مشیرانِ کرام نے افزائش آبادی پر یہ تشویشناک پیغام اپنی قوم کے نام بصد حسرت پیش کیا۔ کہ اگر پاکستان کے عوام نے آج توجہ نہ کی اور خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کو اپناتے ہوئے آئندہ نسل میں خاطر خواہ کمی نہ کی، ان کی نا اندیشی کے باعث اگر یہ آبادی بم خدانخواستہ پھٹ گیا تو بہت بڑی قیامت آجائیگی۔ اور پاکستان بیسویں صدی میں داخل ہونے کے ضروری تقاضوں سے نبرد آزما نہیں ہو سکے گا۔ علاوہ ازیں پاکستان دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے بہت پیچھے رہ جائے گا۔

تحدیدِ آبادی جسے ایوبی دور میں فیملی پلاننگ کا نام دیا گیا تھا۔ اور وزیر اعظم جناب بھٹو کے دور میں اسکے حق میں ریڈیو، ٹی وی اور جرائد کے ذریعے ایک جاندار مہم چلائی گئی تھی۔ مگر مغربی دانشوروں کے خیال میں پاکستانی قوم نے اسکا خاطر خواہ اثر قبول نہ کیا۔ لہٰذا موجودہ حکومت جو اسلامی جمہوری اتحاد کے نمائندے کی حیثیت سے عوام کے ووٹوں کی بنیاد پر مملکت خداداد پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ کا عزم لے کر وارد ہوئی تھی اور جس نے قرار دادِ پاکستان کے تحت اپنی تقرری کے وقت ملک میں کتاب و سنت کی پابندی و ترویج کا حلف اٹھایا تھا۔ اب اپنے آپ کو بنیاد پرستی کے طعنہ سے بچانے کے لئے ہر خلافِ شریعت کام کو تحفظ دینے پر تلی بیٹھی ہے۔ ذرائع ابلاغ سے فحاشی تو ختم نہ کی جا سکی۔ اپنی معاشی پالیسی کو سود سے پاک کرنے کا عزم رکھنے والی حکومت اب خود ہی سود کو قائم و دائم رکھنے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کر رہی ہے۔ بالکل اسی طرح تحدید آبادی کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربی نظریہ (جو مغرب کے خالص مادی تصورِ حیات کی پیداوار ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت و رزّاقیت سے براہ راست متصادم ہے) کو تمام سرکاری ذرائع و وسائل استعمال کر کے پاکستان کی آبادی کو کنٹرول کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ درباری سکالر و مفتیانِ کرام اسکے حق میں سینکڑوں مضامین لکھ لکھ کر قوم کو فیملی پلاننگ کی برکات سے آگاہ فرما رہے ہیں اب اس کو خاندانی منصوبہ بندی کے بجائے "بہبودِ آبادی" کا متبادل دلپذیر نام دے دیا گیا ہے۔ آٹھویں پنجسالہ منصوبے میں اسکے لئے نو آرب دس کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ چوراہوں میں بہبود آبادی کے قدم آدم بینرز نصب کئے جا رہے ہیں اخباروں میں پورے پورے صفحے کے اشتہار دیئے جا رہے ہیں ۔ محکمہ ڈاک کے ٹکٹوں پر "چھوٹا خاندان زندگی آسان" کے نعرے لکھ دیئے ہیں ۔ کہیں "بچے دو تے سکھ ہزار" کا پروپیگنڈہ اور کہیں "دو بچے خوشحال گھرانہ" کا سبق پڑھایا جا رہا ہے ۔ حد یہ ہے کہ وزیر جنگلات و بہبود آبادی رانا نذیر احمد ملک کے نام نہاد دانشوروں اور سکالروں کے جلو میں شاہراہ قائد اعظم پر اسکے حق میں مظاہرے کرتے نظر آتے ہیں۔ نسل کشی کے لئے مانع حمل، اسقاط حمل اور دیگر غیر شرعی طریقے محض اس لئے نافذ کئے جا رہے ہیں کہ پاکستان کی آبادی وسائل کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ رہی ہے۔ رانا نذیر احمد نے اس ضمن میں جو بیان جاری کیا ہے اسکے مطابق حکومت آئندہ دو بچوں والے خاندان کو مراعات دینے پر غور فرما رہی ہے۔ خواتین کو دوران ملازمت تین دن سے زیادہ زچگی کے لئے رخصت نہیں مل سکے گی۔ بہبود آبادی کے اس پروگرام کو عام آدمی تک پہنچانے کے لئے حکومت الیکٹرانک میڈیا سے کام لے گی۔ جبکہ اخبارات کے لئے "میٹ دی پریس" پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ ان کے بقول ہمیں گوہر مقصود حاصل کرنے کے لئے جراُتمندانہ اقدام کرنے ہونگے۔ یہ بات بھی انہی جراُتمندانہ اقدام میں شامل ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر بیرونی ایجنسیاں پرائیویٹ طور پر اربوں روپیہ پاکستان میں صرف کریں گی۔

"ورلڈ پاپولیشن کونسل نیو یارک" دراصل ایک یہودی ادارہ ہے جو یہودیوں ہی کے فنڈ سے قائم کیا گیا ہے۔ اسکا مقصدِ تاسیس ہی فیملی پلاننگ کو افریشیائی ممالک میں رواج دینا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ ایک یہودی منصوبہ ہے جو اپنے پیش رووں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلمانوں پر گاہے بگاہے خوشنما عنوان سے مزین منصوبوں کے تحائف مسلط کرتا رہا ہے اور جس کی تاریخ اس جیسے بے شمار سیاہ کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ یہود و نصاریٰ جو عالمی میڈیا پر قابض ہیں، دراصل امتِ محمدیہ کی افزائش و کثرت سے خائف ہیں اور جہاں مسلمانوں کو اپنے زیر نگین کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں وہاں افرادی لحاظ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مسلمانوں کو بے وقعت کرنا چاہتے ہیں اور ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو ابھرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف عالمی دہشت گرد امریکہ کی سرپرستی میں پہلے ہی مسلمانوں کا دنیا بھر میں قتل عام ہو رہا ہے۔ دوسری طرف اسی کے اشاروں پر مسلمانوں کی نسل کشی بذریعہ بہبود آبادی دراصل بربادی آبادی منظم طریقوں سے کی جا رہی ہے۔ انہوں نے میٹھے زہر کی شکل میں مسلم ممالک کے حکمرانوں کے دلوں میں خوف پیدا کر دیا ہے کہ کثرت آبادی سے افلاس بڑھ رہا ہے اور زمین اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ ہوتی چلی جا رہی ہے اگر تم نے اپنی آبادی کو کنٹرول نہ کیا تو ہم تمہیں ہر قسم کی امداد دینا بند کر دیں گے۔ اب مسلم ممالک کے یہ کمزور ایمان اربابِ حکومت جو توکل علی اللہ کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر اور اللہ کی رزاقیت کے بارے میں متردد ہیں، پیچ دار اعداد و شمار پیش کر کے عوام کو فریب میں مبتلا کر رہے ہیں اور اللہ و رسول کی نافرمانی پر کمربستہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ عوام کے ان مصنوعی ہمدردوں کو تو اپنے بارے میں بھی خبر نہیں کہ کل یہ کہاں ہونگے اور کس حال میں ہونگے؟

پھر مغربی ممالک نے تو مالتھس کے فیملی پلاننگ کے نظریہ پر عمل کر کے اسکے کڑوے کیلئے پھل کھا کر اب اس نظریہ سے توبہ کر لی ہے اب وہ ہر ممکن طریقے سے اپنی آبادی بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ ان کی حکومتیں آبادی بڑھانے کیلئے عوام کو گوناگوں قسم کی ترغیبات دے رہی ہیں جبکہ ہمارے ہاں کے "دانشور" اربابِ اقتدار انہی کڑوے کیلے پھلوں کو دیدہ دانستہ کھانا چاہتے ہیں اور بربادیٔ آبادی کی مہم چلا کر عذابِ الہٰی کو دعوت دینا چاہ رہے ہیں۔

حالانکہ دیگر بے شمار برائیوں کے ساتھ ساتھ اس نظریہ میں ایک بہت بڑی خامی ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس منصوبہ بندی کو جن قوموں نے اپنایا وہاں بتدریج نوجوان نسل کا تناسب کم ہوتا چلا گیا اور بوڑھے بکثرت ہو گئے جن کے لئے کمانے والا کوئی نہ تھا۔ تب یہ لوگ افرادی قوت کے لئے دوسری کثرتِ آبادی والی اقوام کے دستِ نگر بن کر رہ گئے دوسری طرف اس مہم نے فحاشی، عریانی، معاشی بدحالی اور اخلاقی بے راہ روی اس حد تک پیدا کر دی کہ خود مغرب کے دانشور اس نازک صورتحال پر چیخ اٹھے یورپ اور امریکہ آج بھی انہی مشکلات سے دوچار ہیں۔ وہ انہی مشکلات میں ہمیں بھی مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ غور کریں اگر اس وقت ہمارے دانشوروں کے بقول اگر پاکستان کی آبادی صرف چھ کروڑ ہوتی (جو ان کے خیال میں بہت مثالی بات ہوتی) تو اس میں بوڑھے تو بکثرت موجود ہوتے مگر نوجوان نسل نہ ہوتی۔ ملک میں کمانے والوں کی تعداد کم ہونے بنا پر ملک میں معاشی و معاشرتی توازن بگڑ کر رہ جاتا۔ پھر دفاع ملک کیلئے یہ بڑا نقصان اور خسارہ ہوتا۔ ہم (خدانخواستہ) ہر وقت تاک میں لگے رہنے والے دشمن کا تر نوالہ بن چکے ہوتے۔ دوسری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کھلی و چھپی بے حیائی اور فحاشی معاشرے کو ہر لحاظ سے کھوکھلا اور غیر مستحکم کر کے رکھ دیتی ہے۔ جس میں رشتوں کا تقدس اور احترام بالکل ختم ہو کر رہ جاتا ہے اور آخرت تو کجا رہی دنیا ہی کو تباہ کر کے بیٹھ رہتے۔

یہاں ہمارا ذمہ دارانِ حکومت سے ایک سوال ہے اور خصوصاً" وزیر اعظم سے۔ کسی تعلیمی ادارے کا سربراہ صرف اتنے ہی طلبہ کو داخلہ دیتا ہے جن کا وہ بندوبست اپنے ادارے میں کر سکتا ہے۔ کسی فیکٹری کا مالک اپنے ہاں اتنے ہی ملازم رکھتا ہے جنکی تنخواہ وہ ادا کر سکتا ہے۔ یہ تو انسان کا کام ہے جو اتنی سوچ سمجھ رکھتا ہے کہ اپنی گنجائش کے مطابق پلاننگ کرے۔ تو کیا خود خدا جو کائنات کا خالق و مالک اور رازق ہے جو انسان کو شعور و سمجھ دینے والا ہے وہی نعوذ باللہ اتنا نااہل ہے کہ انسان تو پیدا کرتا چلا جاتا ہے مگر ان کے لئے ان کے حساب سے وسائل پیدا نہیں کر سکتا۔ جب اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (سورہ ھود:۶)

کہ روئے زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ اور ہر انسان بچشم سر اس کا مشاہدہ بھی کر رہا ہے کہ بحر و بر اور جنگلات کے اندر اللہ تعالیٰ بے شمار کھربوں کی تعداد میں پیدا ہونے والی مخلوق جس میں درندے، پرندے، چرندے، حشرات الارض اور آبی مخلوقات شامل ہیں سب کو حسب وعدہ رزق دے رہا ہے اور ہر جاندار کی تمام بنیادی ضرورتیں وافر مقدار میں پیدا کر رہا ہے تو کیا انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہی اللہ کے رزق سے محروم رہے گا۔ باوجود اس کے کہ وہ قدرت کی صفت تخلیق کا شاہکار اشرف المخلوقات ہے کیا وہ ہستی جو اسے نو ماہ مادر رحم میں اور دو سال شیر مادر کے ذریعہ اس کی پرورش کرتی ہے کیا جوان ہونے پر اسے بے آسرا چھوڑ سکتی ہے؟

پھر آقائے نامدار فخر موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکی مدح سرائی اور نعت گوئی اور ان پر زبان سے فدا ہونے کا کوئی موقع ہم ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کیا اسی نبی صادق و مصدوق کا یہ فرمان نہیں

تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ (ابو داود، نسائی)

تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور شوہروں سے محبت کرنی والی ہوں۔ کیونکہ میں روز قیامت اپنی کثرتِ امت پر فخر کروں گا۔ تو اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی اتنی ترغیب کے باوجود کیوں ہم اغیار کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا ایک اور سوال ہے کیا واقعی ہم اپنی آبادی کو کنٹرول کر سکتے ہیں تو پھر کیوں کسی کے ہاں صرف لڑکے ہوتے ہیں جبکہ اسے لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کسی کے ہاں صرف لڑکیاں ہوتی ہیں اور اسے لڑکے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور کوئی ساری عمر اولاد کو ترستے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے خاندان کو حسب خواہش بنانے والے لوگ مستقل کئی قسم کے روگ لگا لیتے ہیں بعض دفعہ خواتین اس لالچ میں جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں مگر جس روح کو اللہ نے ان کی کوکھ میں جنم دینا ہے وہ دے کر رہتا ہے۔ خود منصوبہ بندی کے ذمہ دار حضرات کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو کنٹرول نہیں کر سکے دوسروں کو کہتے پھرتے ہیں کہ مجھ سے تو غلطی ہو گئی میری اولاد زیادہ ہو گئی تم احتیاط کرنا۔ دراصل یہ مہم چلانے والے لوگ خود بھی واقف حال ہیں مگر عوام کو دھوکا اور فریب دینے کے لئے اعداد و شمار کا گورکھ دھندا پیش کر دیتے ہیں۔

جہاں تک پاکستان کا معاملہ ہے یہاں خاندانی منصوبہ بندی کی ضرورت نہیں بلکہ "معاشی منصوبہ بندی" کی ضرورت ہے۔ دراصل تو پاکستان میں موجود وسائل کو منصفانہ بنیادوں پر استعمال میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔ خود ایک مغربی دانشور "پروفیسر فشر" کی تحقیق موجود ہے کہ "دنیا میں موجودہ آبادی سے دس گنا زیادہ آبادی کے لیے بھی اس وقت وسائل موجود ہیں بشرطیکہ موجودہ زمین اور وسائل کو صحیح طور پر استعمال میں لایا جائے۔ تو کیا ہمارے ترقی پسند دانشور پروفیسر فشر کے مشورے پر عمل کرنا پسند کریں گے؟

وطن عزیز پاکستان کا بھی بالکل یہی معاملہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے پناہ زرعی و مادی اور آبی وسائل سے نوازا ہے اور سب سے بڑا وسیلہ خود حضرت انسان ہے۔ ہر پیدا ہونے والا انسان ایک کھانے والا منہ لے کر آتا ہے مگر ساتھ کام کرنے والے دو ہاتھ دو پاؤں اور بے شمار دماغی و جسمانی صلاحیتیں لیکر آتا ہے اور پاکستانی عوام تو ماشاء اللہ محنتی جفاکش اور محب وطن ہیں - یہاں ایک سے ایک جوہر قابل موجود ہے "ذرا نم ہو یہ مٹی تو بڑی زرخیز ہے ساقی" والا معاملہ ہے صرف معاشی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے بہرحال اگر اعداد و شمار کی زبان میں بات سننا چاہیں تو وہ بھی موجود ہے پاکستان کی آبادی قیام پاکستان سے لے کر اب تک تین گنا بڑھی ہے - 1951ء کی مردم شماری کے مطابق یہ آبادی 33740167 نفوس پر مشتمل تھی جبکہ 1989ء کی مردم شماری کے مطابق 100868420 نفوس پر مشتمل ہے۔ یعنی صرف تین گنا آبادی بڑھی ہے جبکہ دوسری طرف پیداوار مجموعی طور پر 4 گنا بڑھی ہے۔ مصنوعی کھادوں، ٹیوب ویلز، ٹریکٹر، تھریشر، جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے والی ادویات اور دیگر جدید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہولتوں کی بنا پر مجموعی قومی پیداوار میں 4 گنا اضافہ ہوا ہے - ملاحظہ کیجئے (حکومت پاکستان شعبہ مالیات کی طرف سے شائع کردہ اکنامک سروے 90-89 کا ضمیمہ ص 46 ٹیبل 3 اور 4)

پھر پاکستان میں اتنے آبی وسائل موجود ہیں کہ ان سے بیس ہزار میگاواٹ بجلی باسانی پیدا کی جا سکتی ہے کالا باغ ڈیم' بھاشا اور سکردو کے مقامات پر ڈیم بنائے جا سکتے ہیں جبکہ یہ بجلی نسبتاً سستی بھی ہوگی۔ عملاً اس وقت پاکستان میں صرف 6298 میگاواٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے دوسری طرف ہمارے قابل کاشت رقبہ میں سے صرف 43% زیر استعمال ہے جبکہ باقی 57% قابل کاشت زمین بے کار پڑی ہے۔

ہم اپنے ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اغیار کا آلہ کار بننے اور ان کے مقاصد کی تکمیل کرنے کے بجائے اسلام اور اہل اسلام کے تقاضوں کو سمجھیں۔ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے' مسلمانوں کی نسل کو محدود کرنے ان میں مغربی ممالک کے علانیہ و باطنی فحاشی اور اخلاقی بے راہ روی کو فروغ دینے سے باز آجائیں۔ اس کے بجائے ملک میں کتاب و سنت کا نفاذ کر کے دین و دنیا کی برکتوں اور بھلائیوں سے بہرہ ور ہوں۔ ہماری رائے میں مملکت میں درج ذیل اقدامات فی الفور کئے جائیں تاکہ صورت حال کچھ بہتر ہونے کا سلسلہ ہو

1- گھٹیا اور بھونڈے طریقے سے چلائی جانے والی مہم خاندانی منصوبہ بندی فی الفور بند کر دی جائے اس پر خرچ ہونے والی رقم اور وسائل غریب طبقات کی تعلیم' صحت اور حفظان صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی پر استعمال کیے جائیں۔

2- غیر سرکاری بیرونی ایجنسیوں سے براہ راست امداد (قرض) لینے پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

3- زراعت پر سنجیدگی سے توجہ دی جائے اور سوڈان کی طرح اپنے ملک کو غلہ و زرعی اجناس میں خود کفیل بنایا جائے۔

4- حکومت اور امراء اپنی عیاشی اور اسراف بند کریں - لمبی چوڑی گاڑیوں کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔ کرپشن اور بدعنوانیوں کا کڑا احتساب کیا جائے۔ دولت کی تقسیم منصفانہ ہو اور قومی خزانہ و کالا دھن اجتماعی بہبود کے کاموں پر صرف کیا جائے۔ ملازمتوں کے بڑے تفاوت ختم کیے جائیں --- ہر مزدور کو کم از کم تین ہزار تنخواہ دی جائے تاکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکے۔

5- سود کو فی الفور ختم کیا جائے کہ یہی ہماری معاشی بدحالی اور تمام قومی مصائب کی اصل بنیاد ہے اور اللہ کے غیض و غضب کو للکارنے والا ہے اور بقول قرآن اللہ سے جنگ کے مترادف بھی۔ وما علینا الا البلاغ

(ثریا بتول)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ